دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

فتویٰ نمبر 31896 برائے رابطہ 0300-7895331 | 0300-9606524 | www.darululoomkabirwala.com | owaisirshadahmad@gmail.com

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر والدین اپنے بیٹے کی بیوی کو حق مہر بصورت زیور یا نقدی ادا کر دیں، تو کیا حق مہر ادا ہو جاتا ہے یا نہیں۔۔۔ یا خود شوہر کا ہی ادا کرنا لازمی ہے۔۔۔؟

المستفتی

مختیار احمد، سرائے سدھو

۰۳۰۲،۲۵۸۹۱۰۰

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر والدین اپنے بیٹے کی طرف سے تبرعاً اس کی بیوی کا حق مہر ادا کر دیں تو ادا ہو جاتا ہے۔ اور اگر بنیت قرض ادا کریں تو ادائیگی کے بعد بیٹے سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ تاہم دونوں صورتوں میں مہر ادا ہو جاتا ہے۔

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (3/ 187)

أَمَّا وَلِيُّ الزَّوْجِ الْكَبِيرِ فَهُوَ وَكِيلٌ عَنْهُ كَالْأَجْنَبِيِّ وَوِلَايَتُهُ عَلَيْهِ وِلَايَةُ اسْتِحْبَابٍ وَحُكْمُ ضَمَانِ مَهْرِهِ كَحُكْمِ ضَمَانِ الْأَجْنَبِيِّ فَإِنْ ضَمِنَ عَنْهُ بِإِذْنِهِ رَجَعَ وَإِلَّا فَلَا

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (3/ 53)

وإذا زوج ابنه الصغير امرأة وضمن عنه المهر، وكان ذلك في صحته جاز، ومعناه: إذا قبلت المرأة الضمان، وإذا أدى الأب ذلك إن كان الأداء في حالة الصحة لا يرجع على الابن بما أدى استحساناً إلا إذا كان شرط الرجوع في أصل الضمان،

النهر الفائق شرح كنز الدقائق (2/ 258)

لو أدى الأب من مال نفسه فالقياس أن يرجع وفي الاستحسان لا رجوع له لأن الآباء يتحملون المهر عن أبنائهم عادة

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۲،۳ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ بمطابق ۲۰ اکتوبر ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح

عبدہ محمد اویس ارشاد احمد عفی عنہ

دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۷/۳/۱۴۴۲ھ

دار الافتاء

Scanned with CamScanner